بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۷۵	۲۸ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۳ شعبان ۱۳۸۵ ھ ۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

"اپنے دلوں کو ایسا بناؤ کہ ہمیشہ وہ اپنے پیدا کرنیوالے کی طرف رجوع اور انابت کرنیوالے ہوں"

"اگر آپ کے دل اس نہج پر نشوونما پانے لگیں تو ساری دنیا آپ کے قدموں میں آگرے گی اور آپ میں کبھی شکست ناکامی یا ناامیدی کا خیال تک پیدا نہ ہوگا"

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور خطاب

ربوہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور بڑی طاقتوں والا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دلوں کو ایسا بنائیں کہ ہمیشہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع اور انابت کرنے والے ہوں، اور اگر ہمارے دل اس نہج پر نشوونما پانے لگیں تو ساری دنیا ہمارے قدموں میں آگرے گی اور ہمارے دلوں میں کبھی شکست، ناکامی یا ناامیدی کا خیال پیدا نہیں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرما رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۱ سال سے زائد عرصہ تک اس ادارہ کے سربراہ رہے ہیں۔ کل ۲۵ نومبر کو حضور ازراہِ شفقت اساتذہ اور طلباء کی درخواست پر ٹھیک ۱/۲ ۱۱ بجے کالج میں تشریف لائے۔ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ حضور انور کالج میں تشریف لائے تھے۔ اس کالج میں کہ جس کی ایک ایک اینٹ حضور کی نگرانی میں رکھی گئی تھی۔ اسی کالج میں کہ جس کی تعمیر کے وقت گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ سے بے نیاز اور جاڑوں کی سرد یخ بستہ ہواؤں سے بے پروا ہو کر حضور چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے کام کی نگرانی خود فرمایا کرتے تھے اس وقت حضور کی تشریف آوری سے کالج کی فضا پر عجیب سرور و کیف کا عالم طاری تھا۔

ہال کے سامنے اساتذہ اور طلباء کے بعض نمائندوں نے حضور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کالج ہال میں تشریف لائے۔ جہاں طلباء اپنے محبوب آقا کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔

جس کے بعد مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کالج کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے حضور سے استدعا کی کہ حضور پرنور اپنے خطاب سے سرفراز فرمائیں۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے روح پرور ارشادات کا آغاز فرمایا۔

حضور نے اس کالج اور جامعہ احمدیہ کے ساتھ اپنے طویل تعلق کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اور بے پایاں مہربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جہاں تک تعلیمی اور اسباب کی ضروریات کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ہی اس ادارہ پر خاص فضل کیا ہوا ہے۔ اور اپنی رحمتوں کے سایہ میں اسے رکھا ہے۔ ہماری کمزوریوں کو مغفرت کی چادر میں وہ ڈھانپ دیتا ہے۔ اور ہمارے نتائج محض اس کے فضل سے اچھے نکلتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی میرے دل میں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے ساتھیوں کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ یہ ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے جس ادارہ پر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت کے ساتھ اپنے فضل اور رحمتیں کی ہوں۔ اس ادارہ کی طرف منسوب ہونے والے خواہ وہ پروفیسر ہوں یا طلباء ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کی حمد ہر وقت کرتے رہیں تا اس کے فضلوں کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ انشاء اللہ العزیز

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک میرے جذبات کا سوال ہے جو میرے جذبات جامعہ احمدیہ کے زمانہ میں تھے وہی جذبات اس ادارہ کے لئے میرے دل میں پیدا ہوئے اور میں نے اپنے دل کو اور دماغ کو اور جسم کو اس ادارہ کے لئے خدا کے حضور بطور وقف کے پیش کر دیا۔ اور بڑے ہی پیار کے ساتھ اس کو چلانے کی کوشش کی۔ اور ان طلباء کو جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں اپنے بچوں کی زیادہ عزیز سمجھا۔ جہاں میں نے سختی کو مناسب اور اصلاح کا ذریعہ پایا۔ وہاں سختی بھی کی اور اس کے بعد راتوں کو اس دکھ کی وجہ سے مجھے جاگنا بھی پڑا کیونکہ میرے ہاتھ سے اس بچے کو سختی جھیلنی پڑی۔ کئی راتیں ہیں جو اس وجہ سے میں نے جاگ کر گزاری ہیں۔ میں ہمیشہ ہی آپ سب کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔ اور ہمیشہ میں نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ــ ربوہ ۲۷ نومبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

ــ کل یہاں نماز جمعہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ حضور نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر تعداد میں آئیں۔ اور اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ (حضور کے اس پُرمعارف خطبہ کا مکمل متن قریبی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

ــ حضرت امیرالمومنین نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل مقبول بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالحق صاحب آف آئرن سٹور ربوہ کا نکاح مرزا البشارت احمد صاحب ابن حکیم فیروزالدین صاحب خانیوال کے ہمراہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

ــ نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مکرم مستری محمد رمضان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا جنازہ حیدرآباد سے آیا تھا۔

ــ نماز عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے ہال میں تشریف لے جا کر عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ریفریشر کورس کا افتتاح فرمایا۔ اور عہدہ داروں کو نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اس ریفریشر کورس میں مقامی مجلس کے ۲۱۵ عہدیدار شرکت کر رہے ہیں۔ یہ کورس ۲۹ نومبر تک جاری رہے گا۔

ــ نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں حضور نے ارشاد بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ آف بٹ میڈیکل سٹور ربوہ کا نکاح عبدالحلیم صاحب ابن مکرم چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم آف حجن ضلع سرگودھا کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عبدالحلیم صاحب حضرت حکیم مولوی خیر محمد صاحب آف حجن کے پوتے اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

ــ ربوہ ۲۷ نومبر۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس آج نماز مغرب کے بعد جامعہ احمدیہ ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے ریفریشر کورس کے سلسلہ میں عہدہ داران مجلس مقامی سے خطاب فرمائیں گے اور اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں انہیں ضروری ہدایات دیں گے۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء

جنگ کی غرض

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کا ایک فاضلانہ مضمون پاکستان ٹائمز میں دو اقساط میں شائع ہوا ہے۔ مضمون کے آخر میں مسٹر منیر نے لکھا ہے کہ

"ایک سپاہی حکم کی تعمیل میں لڑتا ہے یہ اس کا پیشہ اور فرض منصبی ہے لیکن اگر اس کو علم ہو کہ وہ کس غرض کے لئے لڑتا ہے۔ اور اس غرض پر ایمان رکھتا ہو تو وہ یقیناً اپنے فرض کو بہتر طور پر سرانجام دے گا۔ کیونکہ جنگ کوئی بازاری چپقلش نہیں لہٰذا اگر ہندو پاکستان کی جنگ پھر چھڑ گئی۔ تو سب سے پہلے یہ بات صاف ہونی چاہیئے کہ ہم کس غرض سے محو پیکار ہیں۔ ہماری اغراض جنگ زیادہ صفائی سے بیان ہونی چاہئیں۔

ہندوستان مذہبی جنگ نہیں کر رہا بلکہ وہ اس زمین کے حصول کے لئے محو پیکار ہے۔ جس میں ہم بودوباش رکھتے ہیں۔ ہمیں ان دوسرے لوگوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جن پر ہمارے قول و فعل کا اثر ہو سکتا ہے۔"
(پاکستان ٹائمز $\frac{11}{65}$ ۲۴)

اگرچہ مسٹر منیر نے صاف لفظوں میں یہ نہیں کہا کہ پاکستان کو اس جنگ کو مذہبی نہیں بنانا چاہیئے۔ مگر ان کا مطلب یہی ہے۔ جب وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان مذہبی جنگ نہیں کر رہا۔ بلکہ وہ ہمارے ملک کو ہتھیانا چاہتا ہے۔ تو ان کا مطلب یہی ہے کہ پاکستان کو بھی جنگ کو مذہبی رنگ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اس سے ان مسلمانوں پر بھی اثر پڑے گا۔ جو ہندوستان میں رہتے ہیں

مسٹر منیر اس امر کو فراموش کر گئے ہیں کہ پاکستان بنا ہی مذہبی بنا پر ہے۔ اور اگر ہندوستان کے متعصب ہندو لیڈر یا یوں کہیئے کہ ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں سے مل جل کر گزارا کر سکتی تو پاکستان کے وجود کی کوئی وجہ ہی نہ ہوتی۔ پاکستان تو بنا ہی اس لئے ہے کہ ہندو تعصب کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کے ناقابل ہیں اس کا ثبوت وہ فرقہ وارانہ فسادات ہیں۔ جو آئے دن ہندوستان میں ہوتے رہتے ہیں۔ ہندو لیڈر ہندوستان کو اس لئے اکھنڈ بنانا چاہتے ہیں کہ وہ تمام ہندوستان پر ہندو فاشزم کو مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

ایسی صورت میں یہ کہنا کہ ہندوستان پاکستان کے ساتھ مذہبی جنگ نہیں لڑ رہا حقیقت سے آنکھیں بند کر لینے کے مترادف ہے۔ ہندو فاشزم صرف مسلمانوں ہی کو ہندوستان سے ختم کرنا نہیں چاہتا بلکہ سکھوں، بدھوں اور جینیوں اور عیسائیوں کو بھی ختم کرنا چاہتا ہے۔ یہی اس کا منتہائے مقصود ہے۔ چونکہ ہندوستان میں مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہے۔ اس لئے ہندو چاہتا ہے کہ سب سے پہلے اس کو ختم کیا جاوے۔ اس کے بعد باقی اقلیتوں کو نگل جانا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں ہوگا تاہم وہ اس کے لئے نہایت ہوشیاری سے ایسے طریقے اختیار کر رہا ہے کہ جن سے وہ بیرونی دنیا کو دھوکا دے سکے۔

اس وقت ہندو فاشزم کا نشانہ بظاہر مسلمان ہی ہیں اور یقیناً وہ مسلمانوں کو برصغیر سے سب سے پہلے ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے پاکستان کو مٹانا اس کا اول روز سے مقصد ہے۔ کیونکہ پاکستان اس کے مقصد کے حصول کے راستہ میں سب سے بڑی روک ہے۔ چنانچہ مسٹر جے پرکاش نراین کا بیان جو چند روز ہوئے اخباروں میں چھپا تھا اس میں پاکستان کو مٹانے کے لئے مشورہ کا ذکر ہے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ پاک و ہند جنگ میں پاکستانیوں کا کیا موقف ہونا چاہیئے۔ یقیناً اس کا موقف ہندو فاشزم کے خلاف دفاع کر کے اسلام کو محفوظ کرنا ہے۔ اس سے پاکستانیوں کے لئے یہ سمجھنا بھی مشکل نہیں ہے کہ وہ کیوں ہندوستان کے مقابلہ میں برسر جنگ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کشمیر کا حصول پاکستان کے لئے اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ پاکستان کا جغرافیائی اور دیگر امور کی وجہ سے ایک حصہ ہے لیکن بنیادی وجہ یہی ہے کہ کشمیر مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ ہے۔ ہم اس کو ہندو فاشزم کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ آجکل ہندو فاشزم جس بے رحمی اور بربریت سے مسلمانان کشمیر پر ظلم ڈھا رہا ہے۔ دنیا اس سے کانپ گئی ہے

باقی رہی یہ بات کہ پاکستان کا اس کو مذہبی جنگ بنانے سے ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں پر کیا اثر پڑے گا۔ تو جو اثر پڑنا ہے۔ وہ تو پاک و ہند جنگ سے پہلے ہی پڑ رہا ہے۔ پاکستان کے جنگی مقاصد کو بدل لینے سے تو وہ رک نہیں سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت میں ہندوستان اپنے آپ کو دنیا میں جمہوریت کا علمبردار منوانے کے لئے شاید کسی قدر ہاتھ روک لے اور بالفرض اگر وہ اپنے ارادوں کو تیز تر بھی کر دے تو یقیناً وہ دنیا کی نظر میں خاص کر اسلامی ممالک کی نظر میں اور بھی ذلیل ہو جائے گا۔ اور اسلامی ممالک ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو کر ہندو فاشزم کا مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک پاکستان سے ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ملیشیا کی اسلامی پارٹی نے بھی حکومت کو اسی وجہ سے آڑے ہاتھوں لیا ہے۔

پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اور اسلام میں مسلمانوں کے وطن کی حفاظت بھی جہاد ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ہر طرح سوچنے پر یہی نتیجہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے اسلامی جذبۂ جہاد کو ابھارنے سے اور کوئی بہتر مقصد ایسا نہیں ہو سکتا جو پاکستان کے ہر مرد اور عورت کے لئے صدق عمل کا باعث بن سکتا ہے۔ محض وطن کی حفاظت بے شک اہم مقصد ہے لیکن اگر اس کے ساتھ اسلام کی حفاظت کا مقصد بھی شامل ہو تو وطن کی حفاظت کا جذبہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ الغرض آپ جو بھی دیگر مقصد وضع کریں گے اسلام کی حفاظت کا جذبہ اس سے متضاد نہیں بلکہ مؤید ثابت ہوگا۔ ہندو فاشزم کے مقابلہ میں اسلامی جذبہ سے کام لینا پاکستان کے لئے اس لئے بھی ضروری ہے کہ آج پاکستان ہی براہ راست اس سے دوچار ہے اور تمام اسلامی دنیا کی نظریں اسی پر ہیں کہ وہ کفر سے کس طرح نپٹتا ہے۔ مگر پاکستان ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اور وہ فاشزم کے طوفان کا مقابلہ بغیر اسلامی ممالک کی براہ راست مدد کے نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے بھی پاکستانیوں میں مذہبی جوش و خروش کو ابھارنا پاکستان کے قیام و استحکام کے لئے ضروری ہے۔ پھر اسلام میں حب وطن ایمان کا ہی ایک جزو ہے اور کوئی مسلمان حب وطن کو حب اسلام سے جدا کر کے مؤثر اقدام نہیں کر سکتا۔ اگر اسلام کی حفاظت کے جذبہ کو حب وطن سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو وہ قوت نقصان پہنچا سکتی ہے جو دین پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی مسلمان اسلام کو چھوڑ کر بطور ایک باغیرت انسان کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ جب پاکستان اس بناء پر بنایا گیا ہے کہ ایک الگ وطن حاصل کر کے مسلمان اپنے خاص معاشرہ کے مطابق زندگی گزار سکتے ہیں۔ تو اس کی حفاظت کے لئے اس جذبہ سے کام نہ لینا محض بے روح کام ہو جائے گا۔ ہم پاکستان کے ذرہ ذرہ کی حفاظت اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں ہم ہندو فاشزم کے چنگل اور دام اور عزائم سے آزاد ہو کر اسلامی زندگی گزار سکتے ہیں۔ اگر یہی نہیں ہے تو پاکستان کے زرخیز کھیت سرسبز پہاڑ اور زمزمہ خواں دریا خوش آئند آب و ہوا ہمارے لئے کوئی معنے نہیں رکھتے ہم اسلام کے لئے ہی زندہ اور آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے مرد و زن بچوں بوڑھوں اور جوانوں کے پیش نظر جو مقصد ہونا چاہیئے۔ وہ اسلام سے علیحدہ نہیں ہو سکتا

چونکہ پاکستان اسلام کی خاطر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے پاکستان کی حفاظت اسلام کی حفاظت سے الگ نہیں ہو سکتی۔ اور ظاہر ہے کہ اسلام کی حفاظت وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو اسلامی اصولوں پر ایمان حاصل ہے۔ اور جو قتال بھی اسلام کی حفاظت کے لئے کیا جائے گا وہ اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ کہلائے گا۔ بفضل خدا پاکستان کے سامنے یہ اغراض بالکل واضح ہو کر موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پاکستانی فوج نے اپنے سے چار گنا طاقتور ہندوستانی فوج کو جو بہتر طور پر مسلح بھی تھی شکست دی ہے ہماری غرض یہی ہے کہ ہم اپنے وطن کو بچانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہم اسلام کو بچانا چاہتے ہیں۔ کسی قوم کے لئے اس سے بڑا مقصد اور کیا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو فعال بنا سکتا ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے اور ایمان سے بہتر دینی مہیج کوئی نہیں ہو سکتا

ہندوستان کا پاکستان کے مقابلہ میں شکست کھانا اسی وجہ سے ہے کہ ہندوستان کی فوج کے سامنے کوئی ایسا مقصد نہیں ہے جو ایمان کی حد تک پہنچا ہو۔ ہندوستانی فوج کا اکثر حصہ کرایہ کی فوج پر مشتمل ہے ہندو اپنا مقصد فریب سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ اس نے جمہوریت کا بہروپ بھرا ہوا ہے۔ جو اس میدان کارزار میں کام نہیں دے سکتا۔ اس کی حیثیت باطل کی حیثیت ہے جس میں صدق فی عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں پاکستانی فوج کرایہ کی فوج نہیں ہے بلکہ وہ جانتی ہے کہ وہ کس بات کے لئے لڑ رہی ہے۔ اس صدق عمل کی وجہ سے اس میں شجاعت پیدا ہوتی ہے یہی اس کی کامرانی کی وجہ ہے۔ ہر ایک پاکستانی سپاہی جانتا ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلا ہے۔ جو اس کا ایمان ہے وہ پاکستان کو اس لئے بچانا چاہتا ہے تاکہ جس غرض کے لئے مسلمانوں نے علیحدہ وطن حاصل کیا ہے وہ غرض پوری ہو اور وہ غرض اسلام کی حفاظت ہے۔ پاکستان کا ہر بچہ جوان بوڑھا مرد اور ہر عورت اس کو سمجھتی ہے وہ سب اسی جذبہ سے سرشار ہیں۔ اور یہی انکی کامیابی کا راز ہے۔

بیعت کی اہمیت

بیعت وہ بیج ہے جس سے نیک اعمال کا سرسبز درخت پھوٹتا ہے

(مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

دنیا کی اکثر قوموں میں بالعموم اور عربوں میں بالخصوص کسی عہد کو مضبوط اور پختہ کرنے کے لئے بطور نشان باہم عہد کرنے والے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر قول و قرار کرتے ہیں اس طرح کئے جانے والے عہد کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جان جائے تو جائے مگر یہ عہد نہ ٹوٹنے پائے۔ بانئ اسلام سیدنا و مولٰینا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہی طریق صحابہؓ کو اسلام میں داخل کرتے ہوئے اختیار فرمایا اور اسلامی تاریخ کا یہ انتہائی درخشاں اور روشن پہلو ہے کہ اس طرح کیا گیا عہدِ بیعت خون اور جان کی قیمت پر بھی ضائع نہ ہونے دیا گیا اور اس عہد کی اہمیّت و عظمت کے پیشِ نظر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دشمن کی تلوار سے بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیا جانا گوارا کر لیا لیکن اپنے اس تعلق اور عہد کو بہر صورت قائم رکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسلام میں داخل ہونے والوں کو اس طریق پر اسلام میں داخل کیا بلکہ بعض دوسرے مواقع پر بھی جب خاص قربانی اور جاں نثاری کی ضرورت پیش آئی تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے باوجود یکہ وہ پہلے سے بیعت میں شامل تھے دوبارہ بیعت لی اور اس طرح صحابہ کرامؓ کے دلوں میں جاں نثاری اور قربانی کے جذبات کو پوری طرح بیدار کر دیا۔ ایسی ہی ایک بیعت "تاریخ میں بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ اس بیعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ پر اپنا بایاں ہاتھ حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے رکھا اور اس طرح ان کو بھی اس بیعت میں شامل فرما لیا۔ گویا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تجدیدِ اقرار بیعت کو اتنا ضروری سمجھا کہ اپنے جاں نثار وفدائی مخلص صحابی کی اس میں عدم شمولیت پسند نہ فرمائی اور باوجود اس کی غیر حاضری کے اس اعتماد اور یقین کی وجہ سے جو آپؐ کو حضرت عثمانؓ پر تھا آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ یہ بیعت اس خیال سے لی جا رہی تھی کہ اگر دشمن نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا تو ان کا ہر قیمت پر بدلہ لیا جائے گا۔ اور یہ امر بیعت کی اہمیت کے ساتھ ساتھ حضرت عثمانؓ کی عظمت کا بھی آئینہ دار ہے۔ گویا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مکمل اعتماد ظاہر کرتے ہوئے حضرت عثمانؓ کو اپنے وجود کا ایک حصہ قرار دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص جب بیعت کے لئے حاضر ہوا تو اس نے سرورِ دو عالمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ اب تو میرا دل صداقتِ اسلام کا قائل ہو چکا ہے اور مَیں اپنا سر آپؐ کے قدموں میں رکھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن اس سے قبل مَیں کئی گناہ کر چکا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ کہیں مَیں ان کی پاداش میں پکڑا نہ جاؤں۔ رحمۃ للعالمینؐ نے ارشاد فرمایا کہ

الاسلام یہدم ما قبلہ

یعنی وہ عہد جو اب تم میرے ساتھ کر رہے ہو اور جس کے نتیجہ میں قبولیتِ اسلام کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو رہے ہو۔ یہ گزشتہ بد اعمال اور ان کے بُرے نتائج سے تمہاری حفاظت کا ذریعہ بنے گا۔ اسی طرح جب ایک بیعت کرنے والے نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ مَیں اسلام قبول کرنے سے قبل بھی نیک اعمال بجا لایا کرتا تھا کیا مَیں ان کے اجر کی امید رکھوں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری وہ گزشتہ نیکیاں ہی نورِ ہدایت کے حصول کا ذریعہ بنی ہیں۔ ان ہر دو واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا بیعت گزشتہ گناہوں کو ختم کرنے اور نیکیوں کی تصدیق کرنے کے لئے بطور ایک مہر کے ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ بیعت ایک بیج ہے جس سے نیک اعمال اور ایمان کا سرسبز درخت پھوٹتا ہے۔

ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر آپؑ کو ہر طرح سے بزرگ مانا جائے اور آپؑ کے ساتھ صدق اور اخلاص ہو مگر آپؑ کی بیعت میں انسان شامل نہ ہووے تو اس میں کیا حرج ہے؟

فرمایا:۔ "بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا۔ اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے خدائی انعام خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بیعتِ خلافت ضروری نہیں ہے اس خیال کا پسِ منظر اور محرک کیا تھا یہ ایک الگ مضمون ہے اس جگہ صرف یہ امر بیان کرنا مقصود ہے کہ اس خیال نے ان لوگوں کو جو یہ سمجھتے تھے صرف بیعت سے ہی محروم نہیں رکھا بلکہ وہ لوگ خلافت اور قدرتِ ثانیہ کی برکات سے ہی محروم رہ گئے جس کے نتیجہ میں خلافت سے وابستہ برکات اور تنظیم سے حاصل ہونے والے فوائد ان کے ہاں مفقود ہو گئے حتیٰ کہ آج ان لوگوں کی اولادیں احمدیت کی روح سے بیگانہ روحانیت سے خالی، مذہب سے دور ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض ممتاز لوگوں نے خود خاکسار راقم الحروف کے سامنے بھی اس کا اعتراف کیا۔

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر اور خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کا نظارہ ابھی بالکل تازہ ہے۔ ہر احمدی اپنی اپنی جگہ مجسم رقت اور دعا بنا ہوا تھا اس عظیم صدمہ کی وجہ سے جو حضرت مصلح موعودؓ جیسے محبوب امام کے وصال کے سانحہ سے پہنچا تھا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ اندیشہ اور احساس کہ آئندہ کیا ہو گا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی مشیت اور اس کے فضل نے جب جماعت کو ایک مضبوط .. .. .. ہاتھ پر جمع کر دیا تو یہ سارے اندیشے یوں دُور ہو گئے جیسے موسلا دھار بارش خس و خاشاک کو دُور کر دیتی ہے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدا کے فرشتے دلوں میں سکینت اور اطمینان نازل کر رہے ہیں اور اس طرح ہم نے بچشمِ خود خلافتِ ثالثہ کے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان دیکھا کہ

ان یاتیکم التابوت
فیہ سکینۃ من ربکم

پہلی عام بیعت کا نظارہ ہی اس امر کا حتمی ثبوت تھا کہ یہ وہی خلافت ہے جس کا وعدہ آیتِ استخلاف میں موجود ہے اور جس کے ذریعہ مومنوں کے خوف مبدل بہ امن ہو جایا کرتے ہیں اور آئندہ ہم خلافتِ ثالثہ کے ذریعہ خدا کے پسندیدہ دین (اسلام) کی تمکنت و سربلندی اور غلبہ کے نظارے بھی انشاء اللہ تعالےٰ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

~~~

...... نَافِلَۃً لَّکَ آیا

جس کے سر پر تھا ہمیشہ سے خُدا کا سایہ - قدرتِ ثانیہ سے نَافِلَۃً لَّکَ آیا
جانے والے کی جُدائی سے جگر چھلنی تھے - ذہن ماؤف تھے اور قلب و نظر چھلنی تھے
تیرے آنے سے سکینت کی ہوا آئی ہے - اپنے دامن میں بہاروں کی سحر لائی ہے
مل گئی کھولتے جذبات کو یکدم راحت - "ساقیا! آمدنِ عید مبارک بادت"
ہم نے بھی دیکھ لیا اہلِ وفا کا آنا! - آنے والے! ترا آنا ہے خُدا کا آنا
دلِ عشّاق پہ چھائی ہوئی رحمت دیکھی - ہم نے اس رات برستی ہوئی برکت دیکھی
ابنِ محمود ترا آنا عجب آنا تھا - شمع روشن ہوئی جب، ہر کوئی پروانہ تھا
تازہ ہم وعدۂ تسلیم و رضا کرتے ہیں - آپ کے ہاتھ پہ تجدیدِ وفا کرتے ہیں
لیکے ہم جائیں گے ہر سمت پیامِ احمدؑ
ہم غلامانِ غلامانِ غلامِ احمدؑ

پروین پروازی
~~~

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت پر احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے

گہرے غم و الم اور تعزیت کا اظہار اور خلافتِ ثالثہ کی اطاعت کا اقرار

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی

ہم جملہ خدام مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر دلی رنج و غم اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت المصلح الموعود کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے بے انتہا فیوض و برکات کا موجب تھا۔ آپ ہی کے بابرکت وجود کو خدا تعالیٰ کی وحی میں "مصلح الموعود" "رحمت کا نشان" قرار دیا گیا ہے۔ حضور کی رحلت ہم میں سے ہر ایک کے لئے ذاتی رنگ میں انتہائی تند بار صدمہ کا موجب ہے۔ حضور نے اکناف عالم میں ایک زبردست روحانی انقلاب برپا کیا۔ حضور کے روحانی فیوض و برکات عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم و کلام پاک کے تراجم و تفسیر ایک ایسے عظیم الشان انسان کے کارنامے ہیں جس کے پیچھے خود اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ جس کی شفقت و مروت نے لاکھوں انسانوں کے دل موہ لئے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم زندگی کا آخری سانس تک آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے نذر کر دیں گے۔

اے خدا تو ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرما اور ہمیں صبر جمیل دے آمین۔ اس عظیم جانکاہ صدمہ پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے جملہ برادران و ہمشیرگان اور جملہ افراد خاندان مسیح موعودؑ اور اس سرزمین پر پھیلی ہوئی تمام جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر مقامات عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں اس صدمہ عظیم کو مومنانہ رنگ میں برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ دامن خلافت سے وابستہ رہنے اور مکمل اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ہم اپنے عہد کی پھر تجدید کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ اور خلیفہ وقت جو بھی معروف حکم فرمائیں گے اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ہم ہیں جملہ خدام مجلس خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی)

جماعت احمدیہ ملتان

جملہ احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ (نور اللہ مرقدہٗ) کے وصال مبارک پر بے حد مغموم و محزون ہیں۔ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے حضور کے مقدس عہد خلافت میں ہمیں جن بے شمار عظیم برکتوں سے نوازا ہے ان پر ہم سب اللہ تعالےٰ کی جناب میں جذبات تشکر و امتنان سے لبریز ہو کر حضور پُرنور کے بلند درجات کے لئے دعاگو ہیں۔ اور سیدنا حضرت میرزا ناصر احمد صاحب امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ موصوفہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے ساتھ اس عظیم صدمہ میں دلی طور پر شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اُن سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنی خاص برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ہمارے اولو العزم امام حضرت پُرنور رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔ کی لمبی علالت میں جو فرائض عبادت جس بے لوث خلوص محنت، جانفشانی و قربانی اور ایثار نفس کے ساتھ ادا فرمائے ہیں۔ ان کے لئے ساری جماعت تہ دل سے شکر گزار ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعاگو ہیں کہ وہ مبارک ذات آپ کی اس بے لوث قربانی پر اپنے خاص انوار و برکات سے آپکو نوازے اور بہترین اجر عظیم بخشے آمین ثم آمین۔ اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ خلافت کے اس نئے دور کو اپنی عظیم الشان برکتوں غیر معمولی کامیابیوں اور بے انتہا نصرتوں سے معمور فرمائے اور اس کا مبارک سایہ ہم پر خارق عادت کے طور پر ممتد کر دے اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ اور فتح کے وہ سارے وعدے پورے ہوں جو خدا تعالےٰ جل شانہٗ نے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود سے کئے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان)

جماعت احمدیہ اوکاڑہ

۱۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کے سانحہ عظیم پر بے حد حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے اور حضور کے تمام افراد خاندان بالخصوص صاحبزادگان، ہمشیرگان اور ازواج مطہرات کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمارے پیارے امام رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور حضور کے خاندان اور متعلقین پر بے شمار برکات نازل فرماتا رہے۔ آمین اللھم آمین۔

۲۔ نیز ہم ممبران جماعت احمدیہ اوکاڑہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت میرزا ناصر احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہونے سے کلی متفق ہیں اور اس انتخاب کو خدائی تائید جانتے ہوئے صدق دل سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم آپکے ہر حکم کی پوری پوری اطاعت کریں گے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ کی رہنمائی میں انشاء اللہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا۔

(امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

جماعت احمدیہ مورو ضلع نوابشاہ

ہم تمام احباب جماعت احمدیہ مورو ضلع نوابشاہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر پورے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ خدا تعالےٰ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھوں اس کو پورا کر دے۔ آمین۔

نیز ہم سب اپنی مکمل وفاداری اور اطاعت کا یقین دلاتے ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی حکم صادر فرمائیں گے اس پر پوری طرح عمل کریں گے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورو)

لجنہ اماء اللہ ملتان شہر

لجنہ اماء اللہ ملتان شہر کا یہ اجلاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور اللہ مرقدہٗ کے وصال پر نہایت درد بھرے دل کے ساتھ رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے پیارے آقا کو ہم سے ایک دن جدا ہونا تھا سو وہ چلے گئے۔ ربوہ کی سرزمین نے ہمارے پیارے آقا کو اپنی آغوش میں چھپا لیا ہے۔ مگر ان کی باتیں۔ ان کی تصنیفات اور ان کے کارہائے نمایاں ہم میں موجود ہیں جو ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کے نام کو زندہ رکھیں گے۔

ہم تمام ممبرات لجنہ یوں محسوس کرتی ہیں جیسے کہ ہمارا نہایت مہربان والد ہم سے جدا ہو گیا ہو۔ ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور ساری جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ حضورؓ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرے اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم جملہ ممبرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد خاص طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور ان کے جملہ برادران و ہمشیرگان کی خدمت میں اپنے جذبات رنج و غم پیش کرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو حضور کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ ملتان شہر)

بدین ضلع حیدرآباد

سیدنا امیر المومنین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی وفات پُر ملال پر جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور باری تعالےٰ سے دعا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دے آمین۔ نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد)

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی سلمان خالد ایک ہفتہ سے بہت بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار رفاقت احمد ابن خالد ہدایت صاحب بھٹی منیجر نیشنل بنک گجرات۔)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۶۸ :۔ میں ناصرہ بیگم بنت چوہدری جلال الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف ایک انگوٹھی طلائی وزنی ۹ ماشہ صرف جس کی قیمت یک صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز بعد ازاں اگر کوئی اور جائداد مجھے ملے یا کوئی ذریعہ آمد ہو تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ والسلام

الامۃ ناصرہ بیگم بنت چوہدری جلال الدین صاحب مکان نمبر 88/P بلاک سی گلی نمبر ۴ جھنگ بازار لائل پور۔

گواہ شد :۔ جلال الدین والد موصیہ

گواہ شد :۔ نظام الدین ولد اللہ دتہ صاحب دکان نمبر P/13 جھنگ بازار لائلپور۔

مثل نمبر ۱۷۹۶۹ :۔ میں نسیم بیگم زوجہ مولوی احمد خان صاحب نسیم قوم راجپوت پنوار پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں :۔

(۱) حق مہر مبلغ چار صد روپیہ جو ذمہ خاوند ہے

(۲) سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی -/۱۱۷ روپے

(۳) کانٹے طلائی وزنی سوا تولہ } -/۲۵۰ روپے

(۴) انگوٹھی طلائی وزنی نو ماشہ }

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ نسیم بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :۔ احمد خان نسیم خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۰ :۔ میں غلام جیلانی ولد میاں متولی مرحوم قوم اعوان عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن لیسٹر جی بیکھا جی بلڈنگ ڈاک خانہ کیماڑی کراچی نمبر ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کوئی کام دغیرہ نہیں کرتا ہوں۔ میرے اخراجات کے لئے میرے بچے مجھے ماہوار مبلغ پچاس روپے دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام جیلانی۔

گواہ شد :۔ سلیم الدین عباسی نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کراچی۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۱ :۔ میں رشید احمد ملک ولد عزیز احمد صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جودھامل بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں کاروبار بنام آر۔ اے ملک اینڈ کمپنی "جودھامل بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور" کرتا ہوں۔ جس سے میں اپنے گزارے کے لئے مبلغ ایک ہزار /۱۰۰۰ روپے لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد (منقولہ یا غیر منقولہ) ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ رشید احمد بقلم خود۔

گواہ شد :۔ منیر ملک ولد ملک عزیز احمد A/8-1-E-70 ناظم آباد کراچی پریذیڈنٹ احمدیہ

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۷۲ :۔ میں شمیم زوجہ ملک رشید احمد صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جودھامل بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔ (۱) میرا حق مہر مبلغ ڈھائی ہزار روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزن ۱۴ تولہ (۲) بندے طلائی ۴ عدد ۱/۲ ۵ تولہ (۳) ہار طلائی ۱ عدد ۲ تولہ (۴) کڑے طلائی ۲ عدد وزن ۳ تولہ (۵) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ۱/۲ ۲ تولہ جملہ وزن ۲۷ تولے قیمت اندازاً -/۴۲۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مجھے اپنے خاوند سے مبلغ یک صد روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ شمیم۔ گواہ شد منیر ملک ولد عزیز احمد صاحب کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم سید طیب احمد بخاری ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی سکالر ابن سید عبداللہ شاہ صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ الحمید بی۔ اے بی ایڈ بنت کیپٹن ڈاکٹر محمد غلام احمد صاحب میڈیکل آفیسر سول ہسپتال لائل پور کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ پر مولوی قمر الدین صاحب نے ۲۱ نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ عزیزم سید عزیز الرحمٰن مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود کا پوتا اور عزیزہ حضرت صوفی غلام محمد مرحوم مبلغ ماریشس کی پوتی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(عائشہ بیگم اہلیہ سید عبداللہ شاہ مرحوم پریم نگر لاہور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اہم نوٹس

انکوائری برائے ریلیکورکس ۱۰۰ عدد اور الیف ٹی /۴ لینڈ روورز ۱۶ عدد جس کی پی ڈبلیو ریلوے کو اشد ضرورت ہے۔ تمام امکانی فراہم کنندگان کو ۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء کو بھیجی جاچکی ہے وہ لوگ جنہیں یہ انکوائری نہیں ملی اور جو اس مد کے فراہم کرنے کے اہل ہیں فوری طور پر دستخط کنندہ ذیل یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کو درخواستیں دیں تاکہ انہیں باقاعدہ ٹنڈر انکوائری جاری کی جاسکے۔

ٹنڈر ۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ۱/۲ ۸ بجے کھولے جائیں گے۔

اے حمید۔ ایس کے۔ پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز
پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور

(لاہور) 2743

مرض اٹھرا کا مشہور و مجرب اٹھرا حبّ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس لینے چوبیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر

لائبیریا کے صدر اور ایک سربرآوردہ عیسائی دوست کے تعزیتی پیغامات

"آپ کی وفات نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے"

(۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ملنے پر ہمارے لائبیریا مشن کی طرف سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا۔ ریڈیو لائبیریا پر تین بار اور ٹیلی ویژن پر دو بار حضور رضی کی وفات کی خبر نشر ہوئی۔ تمام روزناموں میں حضور کی وفات کی خبر تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ حکومت لائبیریا کے پریذیڈنٹ ولیم ایس وی ٹب مین نے تعزیتی پیغام دیتے ہوئے ہمارے مبلغ انچارج کو لکھا۔

"جناب ساقی صاحب!

میں نے ابھی ابھی حضرت محمود احمد صاحب جماعت احمدیہ کے سربراہ کی وفات کے متعلق پڑھا۔ میں جماعت احمدیہ لائبیریا کو دلی تعزیت پیش کرتا ہوں اور ان کے روحانی سربراہ کی وفات پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ مہربانی کر کے میرے ان جذبات کو اپنے مرکز تک بھی پہنچا دیں۔ آپ کا مخلص

ولیم وی۔ ایس ٹب مین۔

(صدر مملکتِ لائبیریا۔ مغربی افریقہ)

(۲)

لائبیریا (مغربی افریقہ) کے ایک عیسائی دوست MR. Jarloh. N. Wolo Sr. جو وہاں کی وار ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں اور جنہوں نے سیرالیون کے ایک احمدی دوست کی معیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مارچ ۱۹۶۲ء میں ربوہ میں ملاقات کی تھی۔ حضور رضی کی وفات کی خبر سننے پر جو پیغام بھیجا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"اخبار "لائبیرین سٹار" کے آج کے شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات جو ۸ر نومبر کو ربوہ۔ پاکستان میں ہوئی کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق تھے۔

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ۳۰ر مارچ ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں ملاقات کا موقع ملا جب کہ آپ بیمار تھے۔ باوجود بیماری کے آپ افریقن بھائیوں سے مل کر بہت خوش ہوئے میرے ساتھ سیرالیون ایکس سروس مین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مکرم ابو بکر کمارا بھی تھے۔ ہم آپ کی چارپائی کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سفر کے دوران آپ کی مدد کرے اور خیریت سے واپس افریقہ لے جائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میری دردمندانہ دعاؤں کو قبول کرے کیونکہ اصولی طور پر افریقہ اور ایشیا اگلے ہیں اللہ تعالیٰ افریقہ اور ایشیا کے لوگوں کو توفیق دے کہ وہ متحد ہو کر دنیا کو حقیقی روشنی سے آشنا کریں اور دنیا میں امن قائم کرنے کا باعث ہوں۔ بالآخر آپ نے اپنے بابرکت ہاتھ ہمارے سروں پر رکھتے ہوئے ہمیں برکت دی۔

اس عزت افزائی کی بنا پر جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے ہمیں نوازا تھا میرا پیغام ہمدردی نئے منتخب خلیفہ جو آپ کے بیٹے بھی ہیں، صدر انجمن احمدیہ کے افسروں اور جماعت کے تمام ممبروں کو پہنچا دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی وفات نہ صرف مسلمانوں کے لئے نقصان عظیم ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ میں آپ کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ متوفی کے درجات بلند کرے"۔ آمین۔

جب تلک تدبیر کش نہ ہو تقدیر سے
آرزو بے فائدہ ہے انتخاب سود ہے
عشق و بیکاری اکٹھے ہو نہیں سکتے کبھی
عرصۂ سعی جہاں تا ابد ممدود ہے
(کلامِ محمود)

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء سے حضرت امیر المومنین کا خطاب

بقیہ صفحہ اوّل

بیر اپنے رب کا پیار محسوس کیا ہے کہ جو دعائیں میں آپ کے لئے کرتا رہا ہوں ان کی بھاری اکثریت کو وہ اپنے فضل سے قبول کرتا رہا ہے۔ کبھی کسی مقام پر بھی شکست کا یا ناامیدی کا یا ناکامی کا خیال میرے دل میں پیدا نہیں ہوا اور نہ ان دلوں میں پیدا ہونا چاہیئے جنہوں نے اس ذمہ داری کو نبھانا ہے اور نہ بچوں کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے۔ چھوٹی سی بات ہے اس پر کوئی خرچ نہیں آتا۔ اپنے دلوں کو ایسا بنا لو کہ ہمیشہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع اور انابت کرنے والے ہوں۔ پھر آپ کے لئے مشکلات پیدا نہیں ہوں گی یا اگر خدائی تقدیر مشکلات پیدا کرنا چاہے تو آپ اس کو بڑی بشاشت کے ساتھ سہہ لیں گے۔ اور وہ مصیبت جو دنیا کی نگاہ میں مصیبت ہوگی۔ اور وہ مشکل جسے غیر مشکل سمجھتے ہوں گے وہ آپ کے لئے تکلیف دہ نہیں بنے گی۔" حضور نے مزید فرمایا کہ میرے دل میں ایک ہی تڑپ ہے اور ایک ہی خواہش ہے کہ آپ اپنے دل کی کھڑکیاں اپنے رب کی طرف کھولیں اور اس کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اور ضرورت اور احتیاج کے وقت اس کی طرف رجوع کریں اور صرف اس پر توکل کریں۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور بڑی طاقتوں والا ہے اگر آپ کے دل اس نہج پر نشو و نما پانے لگیں تو پھر ساری دنیا آپ کے قدموں پر آگرے گی۔ پھر بھی آپ اس پر فخر نہیں کریں گے اور اسے اچھا نہیں سمجھیں گے کیونکہ جو چیز آپ کو مل چکی ہوگی وہ اس کی نگاہ میں ساری دنیا اور سارے مال و اسباب سے زیادہ قیمتی ہوگی۔ اگر آپ کے دل واقعی خدا کی طرف رجوع کرنے والے اس کی طرف جھکنے والے۔ اور اس پر توکل کرنے والے، اس سے پیار اور محبت کرنے والے اس کی حمد سے لبریز ہو جائیں تو آپ سمجھ لیں اور یقین کر لیں کہ ساری کامیابیاں آپ کو حاصل ہو گئیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا، اگر ہم اس کے بندے بن جائیں تو پھر دنیا کی کسی طاقت سے ہمیں ڈر اور کسی کمزوری کی گھبراہٹ کا سامان نہیں رہتا۔"

اس روح پرور خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سمیت لمبی پر سوز دعا کے بعد حضور اسٹیج سے نیچے تشریف لا کر تمام طلباء کو شرف مصافحہ بخشا۔ اسی طرح آقا اور غلاموں کی یہ پرلطف صحبت [illegible]

مبلغ سیرالیون مکرم سیّد محمد ہاشم صاحب بخاری ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ — مکرم سیّد محمد ہاشم صاحب بخاری گھانا اور سیرالیون میں تین سال سے زائد عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۴ر نومبر بروز بدھ جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کی خدمت میں کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ ایک عرصہ سے عارضہ بلغمی دمہ بہت بیمار ہیں آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے بے چینی اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۶۵ء کے صفحہ ۵ پر ایک فہرست "تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے اس کے نمبر ۱۸۹ میں نام غلط چھپ گیا۔ اندراج حسب ذیل ہے۔ [illegible]

۵۲۵۴